ادارہ

تعارفِ کتب

(۱)

کتاب : 'AGRICULTURAL EXTENSION IN ISLAMIC CULTURAL MILIEU'

مصنف : مظفر حسین

صفحات : ۱۵۴

ناشر : ریسرچ یونٹ، نیشنل سائنس کونسل، اسلام آباد

چوہدری مظفر حسین ہمارے ایسے مایۂ ناز زرعی سائنسدان ہیں جو اپنے شعبہ کے فنی پہلوؤں کے دوش بدوش اس کے وسیع تر نظریاتی پہلو کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔ اسی بنا پر انہوں نے سیکولر مغرب کی اس اساسی آئیڈیالوجی کو مسترد کر دیا ہے جس کی رُو سے ترقی محض مادی ترقی سے عبارت ہے۔ اس بات کو وہ ترقی برائے ترقی سے تعبیر کرتے ہیں۔ چوہدری مظفر حسین اس کے مقابلے میں ترقی کو نظریاتی اور تہذیبی ارتقا کے ایک عامل اور اس کے ضمنی حاصل کے طور پر دیکھتے ہیں — انہوں نے زرعی توسیع و ترقی سے متعلق نظری مسائل اٹھائے ہیں اور یہ بات کسی شبہ کے بغیر کہی جا سکتی ہے کہ جدید اسلامی دنیا میں فاضل مصنّف اوّلین مفکر ہیں جنہوں نے اس قسم کے مسائل کی طرف ہماری توجّہ دلائی ہے۔ مغرب میں بعض ایسے ماہرین نے اس موضوع کو اٹھایا ہے جو اپنے معاشرے کے مروّجہ نظام سے مطمئن نہیں۔ ان میں سے اے۔ ٹی۔ موشر کا ذکر کیا جا سکتا ہے چند برس قبل اس کی کتاب 'THINKING ABOUT RURAL DEVELOPMENT' شائع ہوئی تھی۔ موشر نے اس کتاب میں نظریاتی ڈھانچے کے اندر دیہی زندگی کی تعمیر نو کا تصوّر پیش کیا تھا۔ یہ کتاب چوہدری مظفر حسین کی نظر سے گزری ہے اور انہوں نے اس کے خیالات سے قدرے استفادہ بھی کیا ہے۔

زراعت اور زرعی ترقی سے متعلق اسلامی تعلیمات کی طرف توجّہ دلانے اور اس ترقی و توسیع کو اسلامی تناظر میں مربوط کرنے کی کوشش سے مصنّف کتاب ہٰذا نے اسلام کو مکمل ضابطۂ حیات ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ یہ تو ہمارے ایمان کی اساس ہے۔ ہاں، انہوں نے

ہمیں یہ درس ضرور دیا ہے کہ اس وقت جب کہ ہم اپنے قومی وسائل کا بڑا حصہ زرعی ترقی پر صرف کر رہے ہیں اور ہمارے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبوں میں بھی زراعت کو اوّلیت دی جا رہی ہے۔ تو ہمیں اس ترقی و توسیع کو اپنے روایتی تہذیبی ڈھانچے کے ماتحت رکھنا چاہیئے۔ اس سے نہ صرف ہمارے تہذیبی ارتقاء کا عمل متوازن رہے گا بلکہ مصنّف کے بقول ہماری زرعی ترقی کی کاوشیں بھی زیادہ بار آور ثابت ہوں گی۔ اب تک یہ سمجھا جاتا رہا ہے کہ زرعی توسیع کا مطلب محض یہ ہے کہ ایسے مختلف اقدامات کئے جائیں جن کی بنا پر زرعی پیداوار میں اضافہ ہو۔ یہ وہی بات ہے جسے ہم ترقّی برائے ترقّی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ لیکن چوہدری صاحب اس سے آگے ایک بہت اہم قدم اٹھاتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ زرعی ترقّی و توسیع کا مطلب مسلمانوں کی ہمہ جہتی ثقافتی ترقی ہونا چاہیئے تاکہ ان کا زرعی نظام صرف فنّی ترقی اور مادی خوش حالی کا موجب نہ رہے بلکہ مسلم ممالک کی دیہی آبادیوں کی روحانی طور پر اصلاح و بہتری کا سبب بن جائے۔ چنانچہ زیر نظر کتاب میں ان کا بنیادی موضوع یہ ہے کہ اسلامی تہذیبی ڈھانچے کے اندر رہتے ہوئے ہم زرعی ترقی و توسیع کے مقاصد کس طرح حاصل کر سکتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی معاشی فلاح کے ساتھ ساتھ تہذیبی نشو و نما کا موجب بھی بنیں ـــــ !!

فاضل مصنّف نے زرعی شعبہ میں فنّی ترقّی کے سماجی اور تہذیبی نتائج پر بحث کی ہے اور انہیں مسلم مابعد الطبیعات کے ماتحت رکھنے کے لئے اصول وضع کئے ہیں۔ وہ فنّی ترقی کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ اسلامی دنیا سے غربت، جہالت اور تہذیبی پس ماندگی کو دور کرنے کے لئے ناگزیر سمجھتے ہیں لیکن ان کے نزدیک ہماری تہذیب کی مابعد الطبیعاتی بنیاد زیادہ اہم ہے اور ترقّی کو اس بنیاد کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک اسلامی طرز حیات میں زراعت، تہذیب اور مذہب الگ تھلگ اکائیاں نہیں بلکہ وہ بجائے خود ایک اکائی ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ اگرچہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے مادی خوشحالی حاصل ہوتی ہے لیکن زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی تہذیب کی حقیقی روح کو برقرار رکھا جائے تاکہ محض مادی خوشحالی مطمح نظر نہ بن جائے۔ یہ مطمح نظر انسانی زندگی کے وقار کے منافی ہے۔ ترقی اگر ہماری اقدار کے تابع ہو تو پھر وہ ہماری شخصی اور سماجی نشو و نما کا عامل بن جاتی ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنی ترقیاتی حکمت عملی اور منصوبوں میں ایسے احتیاطی اقدامات پیش نظر رکھنا چاہئیں جو ہمیں مغرب کے خالص معاشی نقطۂ نظر کے سیکولر رویّے سے محفوظ رکھ سکیں۔

جناب چوہدری مظفر حسین نے زیرِ تبصرہ کتاب اپنے اس پختہ عقیدے کے اظہار کے لئے لکھی ہے کہ اسلام کے تہذیبی احیار کے لئے ہمیں دیہی شعبے سے آغاز کرنا چاہیئے۔ ان کے نزدیک اسلامی فلسفے کے تناظر میں کی جانے والی زرعی ترقی و توسیع سے مسلمانوں میں تہذیبی نشأۃ ثانیہ اور مادی خوشحالی کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ اس نظریئے کی وضاحت کے لئے انہوں نے کتاب میں رہنما اصول بیان کئے ہیں انہوں نے زرعی توسیع کا کوئی تجربی ماڈل پیش کرنے کی بجائے اپنی توجہ اس توسیع کے نظری پہلو پر وقف رکھی ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مغربی فکر کی تاریخ میں زرعی شعبہ نظرانداز رہا ہے۔ اس کے برعکس مسلمانوں نے ہمیشہ زراعت کو زندگی کا اہم شعبہ تصور کیا ہے اور مسلمان دانشوروں نے اس شعبے کی طرف توجہ بھی دی ہے۔ خود قرآن حکیم میں ایسی بہت سی علامتیں اور استعارے ملتے ہیں جو براہِ راست زرعی زندگی سے لیے گئے ہیں۔ احادیث میں بھی زراعت اور زرعی زندگی کا چرچا کافی ملتا ہے رسولِ خدا نے مدینہ منورہ کی ریاست میں زرعی توسیع و ترقی کیلئے متعدد اقدامات کیئے تھے۔ چوہدری مظفر حسین نے ان کا ذکر قدرے تفصیل سے کیا ہے۔ تاہم میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ زیرِ تبصرہ کتاب اسلامی دانش کے ایک گم شدہ باب کی بازیافت اور ایک سنہری روایت کے احیار کی کوشش ہے۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ چوہدری مظفر حسین کے خیالات کی اہمیت کو دنیائے اسلام کی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ ۱۹۷۷ء میں جب انہوں نے سعودی عرب میں منعقدہ مسلم سائنس دانوں کی اولین زرعی کانفرنس میں شرکت کی اور SOIL - SOUL RELATIONSHIP -- THE CORE OF AGRICULTURAL EXTENSION کے موضوع پر اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا تو نہ صرف اسے بے حد سراہا گیا بلکہ اس کی افادیت کا اقرار کرتے ہوئے کانفرنس کی ۳۲ سفارشات میں سے کم از کم تین سفارشات اس تحقیقی مقالہ سے اخذ کی گئیں۔

مسلم سائنس دانوں کے اس نمائندہ اجتماع میں مظفر حسین کی پذیرائی اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہمارے زراعت دانوں، سائنس دانوں اور دیگر ماہرین کے لاشعور میں ان خیالات کے لئے طلب موجود تھی۔ بہرحال اب جب کہ فاضل مصنف نے ان خیالات کو منظم و مدلل کر کے کتاب کی صورت میں پیش کر دیا ہے تو ہمارے پالیسی ساز حکام اور اداروں کو ان خیالات سے ضرور رہنمائی حاصل کرنی چاہیئے۔

فاضل مصنف سے قارئین " حکمتِ قرآن " بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ ان کی نگارشات اکثر رسالہ ہٰذا کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ چوہدری صاحب کا شمار انتہائی وسیع مطالعہ رکھنے والے اصحابِ

جذبہ اور اصحابِ فکر و دانشوروں میں ہوتا ہے۔ قرآن کریم کا بالعموم اور فکرِ اقبالؒ کا بالخصوص آپ کی سوچ پر گہرا اثر ہے۔ زیرِ نظر کتاب کے آخر میں دیئے گئے نوٹس سے آپ کے وسیع المطالعہ ہونے کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے کثیر تعداد میں ایشیائی، یورپی اور امریکی مصنّفین کی نگارشات سے استفادہ کیا ہے۔ اور ان کے حوالے سے اپنے موقف کی حمایت میں استشہاد کیا ہے۔ کتاب کا ایک مکمل باب QURANIC VISIONS کے عنوان سے ہے۔ جس سے چوہدری صاحب کی قرآنی مضامین میں گہری ممارست کا ہر قاری اندازہ لگا سکتا ہے۔ کتاب کی طباعت اور جلد بندی بہت خوبصورت ہوئی ہے۔ چنانچہ اس طرح یہ کتاب معنوی افادیت اور حسنِ ظاہری ہر دو کا حسین مرقع ہے۔

"ڈاکٹر ابصار احمد"

(۲)

کتاب : کانٹ اور کرکیگارڈ
ایک تقابلی مطالعہ (بزبان انگریزی)
مصنف : ڈاکٹر ابصار احمد

سالِ اشاعت : ۱۹۸۳ء

صفحات : ۱۶۴

قیمت : ۲۰ روپے

ادارہ : کارواں بک ہاؤس کچہری روڈ، لاہور

یہ کتاب عصرِ حاضر کے دو ممتاز مغربی فلاسفہ کانٹ اور کرکیگارڈ کے فکر انگیز تقابلی مطالعے پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں فلسفی بظاہر فکر کی الگ تھلگ دو روایات کے علمبردار ہیں۔ ان میں سے اوّل الذکر کانٹ، مغربی فلسفے کی عمومی روایت کا بہت اہم نمائندہ ہے — مؤرخینِ فلسفہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس نے مغربی فلسفہ کی تاریخ میں کوپرنیکسی انقلاب بپا کیا تھا۔ برٹرینڈ رسل نے لکھا ہے کہ مغربی فلسفے کی کم و بیش پچیس سو سالہ تاریخ کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: ایک کانٹ سے پہلے کا دور اور دوسرا کانٹ سے بعد کا دور۔